بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
فون نمبر ۴۹
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
روزنامہ
الفضل ربوہ
ربوہ: منگل
ایڈیٹر روشن دین تنویر
The Daily
ALFAZL
RABWAH
قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

نمبر ۲۷۶	۳۰ رمضان ۱۳۹۰ھ ـ یکم فتح ۱۳۴۹ہش ـ یکم دسمبر ۱۹۷۰ء	جلد ۵۹/۲۴

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۳۰ نبوت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ۔

حضور ایدہ اللہ کی حرمِ محترمہ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت بھی بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے ثم الحمد للہ۔

احبابِ جماعت حضور ایدہ اللہ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی صحت و عافیت کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۳۰ نبوت۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت کل پھر ناساز رہی آج صبح طبیعت نسبتاً بہتر ہے۔ احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحتِ کاملہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بہت برکت ڈالے۔ آمین۔

محترم محمد سعید صاحب انصاری تین سال تک ملائیشیا میں فریضۂ تبلیغ ادا کرنے کے بعد ۲۶ نومبر ۱۹۷۰ء کو ربوہ واپس تشریف لے آئے ہیں۔ احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کا مرکز میں تشریف لانا مبارک کرے اور آپ کو خدمتِ دین کی بیش از بیش توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ (وکالتِ تبشیر)

ٹکٹ سٹیج جلسہ سالانہ ۱۹۷۰ء

جو احباب سٹیج ٹکٹ حاصل کرنا چاہتے ہوں وہ ۱۵ دسمبر ۱۹۷۰ء تک اپنی درخواستیں امیر یا پریذیڈنٹ صاحبان کی تصدیق کے ساتھ نظارت اصلاح و ارشاد میں بھجوا دیں۔ وہ اپنے استحقاق کی وجہ بھی لکھیں۔

۱۵ دسمبر کے بعد آنے والی درخواستوں پر غور نہیں ہوگا۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

اُس وقت تک دُعا کرتے رہو کہ دِل یقین سے بھر جائے

دُعا سے فیض اُٹھانے کے لئے استقلال ایک ضروری شرط ہے

"اللہ تعالیٰ کی شناخت کا یہی طریق ہے کہ اُس وقت تک دعا کرتا رہے جب تک خدا اس کے دل میں یقین نہ بھر دے اور انا الحق کی آواز اس کو نہ آ جاوے۔ اس میں شک نہیں کہ اس مرحلہ کو طے کرنے اور اس مقام تک پہنچنے کے لئے بہت سی مشکلات ہیں اور تکلیفیں ہیں مگر ان سب کا علاج صرف صبر سے ہوتا ہے۔ حافظ نے کیا اچھا کہا ہے ؎

گویند سنگ لعل شود در مقامِ صبر ٭ آرے شود ولیک بخونِ جگر شود

یاد رکھو کوئی آدمی کبھی دُعا سے فیض نہیں اُٹھا سکتا جب تک وہ صبر میں حد نہ کر دے اور استقلال کے ساتھ دعاؤں میں نہ لگا رہے۔ اللہ تعالیٰ پر کبھی بدظنی اور بدگمانی نہ کرے۔ اس کو تمام قدرتوں اور ارادوں کا مالک تصوّر کرے، یقین کرے، پھر صبر کے ساتھ دعاؤں میں لگا رہے۔ وہ وقت آ جائے گا کہ اللہ تعالیٰ اس کی دعاؤں کو سُن لے گا اور اُسے جواب دے گا۔ جو لوگ اس نسخہ کو استعمال کرتے ہیں وہ کبھی بدنصیب اور محروم نہیں ہو سکتے بلکہ یقیناً وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی قدرتیں اور طاقتیں بے شمار ہیں۔ اس نے انسانی تکمیل کے لئے دیر تک صبر کا قانون رکھا ہے۔ پس اس کو وہ بدلتا نہیں اور جو چاہتا ہے کہ وہ اس قانون کو اس کیلئے بدل دے وہ گویا اللہ تعالیٰ کی جناب میں گستاخی کرتا اور بے ادبی کی جُرأت کرتا ہے۔ پھر یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ بعض لوگ بے صبری سے کام لیتے ہیں اور مداری کی طرح چاہتے ہیں کہ ایک دم میں سب کام ہو جائیں۔ مَیں کہتا ہوں کہ اگر کوئی بے صبری کرے تو بھلا بے صبری سے خدا تعالیٰ کا کیا بگاڑے گا اپنا ہی نقصان کرے گا بے صبری کر کے دیکھ لے وہ کہاں جائے گا۔"

(ملفوظات جلد سوم صہ ۲۰۵)

خاص دُعا کی تحریک

ربوہ ۳۰ نبوت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے نواسے عزیز عامر احمد خاں سلمہ اللہ تعالیٰ جو محترمہ صاحبزادی سیدہ امۃ الشکور صاحبہ اور محترم شاہد احمد خاں صاحب پاشا کے چھوٹے فرزند ہیں دو روز قبل چھت سے گر گئے تھے جس کی وجہ سے سر پہ چوٹ آئی۔ اب حالت پہلے سے تو بفضلہ تعالیٰ بہتر ہے لیکن طبیعت پر بے صحری کا خاصا اثر ہے۔

احبابِ جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے عزیز موصوف سلمہ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور ہر آن حافظ و ناصر رہتے ہوئے عمرِ دراز سے نوازے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ یکم فتح ۱۳۴۹ ہش

حَتّٰی نَرَی اللّٰہَ جَھْرَۃً

قرآن کریم میں اس بات کا ذکر آتا ہے کہ جب سیدنا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے مصر میں رہنے والے بنی اسرائیل کو اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچایا تو بنی اسرائیل جو مدت تک غلامی کی زندگی بسر کرنے کی وجہ سے شکی الطبیعت ہوگئے ہوئے تھے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر بھی فوراً ایمان نہیں لائے اور آپ سے یہ مطالبہ کرتے تھے کہ:-

لَن نُّؤْمِنَ لَکَ حَتّٰی نَرَی اللّٰہَ جَھْرَۃً

یعنی ہم تم پر اُسوقت تک ایمان نہیں لائیں گے جب تک اللہ تعالیٰ کو ظاہری طور پر نہ دیکھ لیں۔

اس سے ایک یہ حقیقت واضح ہے کہ انسان کسی ایسی چیز کے وجود کو ماننے کے لئے تیار نہیں ہوتا جس کی حقیقت اس پر اس طرح واضح نہ ہو جس طرح ظاہری حواس سے مادی چیزوں پر اس کو یقین حاصل ہوتا ہے۔

چونکہ اللہ تعالیٰ کو ہم ان ظاہری آنکھوں سے نہیں دیکھ سکتے اسلئے اللہ تعالیٰ نے ایسے سامان کئے ہیں جن سے انسان اللہ تعالیٰ کے وجود پر حق الیقین کا درجہ حاصل کر سکتا ہے اور جن کی طرف اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں واضح طور پر متوجہ کیا ہے۔

ان ذرائع میں سے ایک انسان سے اللہ تعالیٰ کی ہمکلامی ہے۔ چنانچہ ہم نے ایک گزشتہ اداریہ میں قرآن کریم کی آیات پیش کی ہیں جن میں اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ وہ انسان سے کس کس طریقے سے کلام کرتا ہے۔ ان طریقوں میں سے ایک "وحی" کا طریق ہے۔ جس کو الہام کے لفظ سے بھی بیان کیا جاتا ہے۔ چنانچہ الہام کے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسلامی اصول کی فلاسفی میں یہ تشریح پیش کی ہے۔ آپ فرماتے ہیں:-

"... اس پر ایک اور مرتبہ ہے جو عین الیقین کہلاتا ہے اور اس مرتبہ سے اس طور کا علم مراد ہے کہ جب ہمارے یقین اور اس چیز میں جس پر کسی نوع کا یقین کیا گیا ہے کوئی درمیانی واسطہ نہ ہو۔ مثلاً جب ہم قوتِ شامہ کے ذریعہ سے ایک خوشبو یا بدبو کو معلوم کرتے ہیں۔ اور یا ہم قوتِ ذائقہ کے ذریعہ سے شیریں یا نمکین پر اطلاع پاتے ہیں یا قوتِ حاسّہ کے ذریعہ سے گرم یا سرد کو معلوم کرتے ہیں تو یہ تمام معلومات ہمارے عین الیقین کی قسم میں داخل ہیں۔ مگر عالمِ ثانی کے بارے میں ہمارا علمِ الٰہیات تب عین الیقین کی حد تک پہنچتا ہے کہ جب خود بلا واسطہ ہم الہام پاویں۔ خدا کی آواز کو اپنے کانوں سے سُنیں اور خدا کے صاف اور صحیح کشفوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھیں۔ ہم بے شک کامل معرفت کے حاصل کرنے کے لئے بلا واسطہ الہام کے محتاج ہیں۔ اور اس کامل معرفت کی ہم اپنے دل میں بھوک اور پیاس بھی پاتے ہیں۔ اگر خدا تعالیٰ نے ہمارے لئے پہلے سے اس معرفت کا سامان میسر نہیں کیا تو یہ پیاس اور بھوک ہمیں کیوں لگا دی ہے۔ کیا ہم اِس زندگی میں جو ہماری آخرت کے ذخیرہ کے لئے یہی ایک پیمانہ ہے اس بات پر راضی ہو سکتے ہیں کہ ہم اس سچے اور کامل اور قادر اور زندہ خدا پر صرف قصّوں اور کہانیوں کے رنگ میں ایمان لاویں۔ یا محض عقلی معرفت پر کفایت کریں جو اب تک ناقص اور ناتمام معرفت ہے۔ کیا خدا کے سچّے عاشقوں اور حقیقی دلدادوں کا دل نہیں چاہتا کہ اس محبوب کے کلام سے لذّت حاصل کریں؟ کیا جنہوں نے خدا کے لئے تمام دنیا کو برباد کیا' دل کو دیا' جان کو دیا' وہ اِس بات پر راضی ہو سکتے ہیں کہ صرف ایک دُھندلی سی روشنی میں کھڑے رہ کر مرتے رہیں اور اس آفتابِ صداقت کا مُنہ نہ دیکھیں؟ کیا یہ سچ نہیں ہے کہ اس زندہ خدا کا اَنَا الْمَوْجُوْدُ کہنا وہ معرفت کا مرتبہ عطا کرتا ہے کہ اگر دنیا کے تمام فلاسفروں کی خود تراشیدہ کتابیں ایک طرف رکھیں اور ایک طرف اَنَا الْمَوْجُوْد خدا کا کہنا۔ تو اس کے مقابل وہ تمام دفتر ہیچ ہیں۔ جو فلاسفر کہلاکر اندھے رہے وہ ہمیں کیا سکھلائیں گے۔ غرض اگر خدا تعالیٰ نے حق کے طالبوں کو کامل معرفت دینے کا ارادہ فرمایا ہے تو ضرور اس نے اپنے مکالمہ اور مخاطبہ کا طریق کُھلا رکھا ہے۔ اِس بارے میں اللہ جلّ شانہٗ قرآن شریف میں یہ فرماتا ہے:-

اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ۔

یعنی اے خدا ہمیں وہ استقامت کی راہ بتا جو راہ اُن لوگوں کی ہے جن پر تیرا انعام ہوُا ہے۔ اِس جگہ انعام سے مراد الہام اور کشف وغیرہ آسمانی علوم ہیں جو انسان کو براہِ راست ملتے ہیں۔ ایسا ہی ایک دوسری جگہ فرماتا ہے:-

اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَیْھِمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّۃِ الَّتِیْ کُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۝

یعنی جو لوگ خدا پر ایمان لاکر پوری پوری استقامت اختیار کرتے ہیں اُن پر خدائے تعالیٰ کے فرشتے اُترتے ہیں۔ اور یہ الہام ان کو کرتے ہیں کہ تم کچھ خوف اور غم نہ کرو۔ تمہارے لئے وہ بہشت ہے جس کے بارے میں تمہیں وعدہ دیا گیا ہے۔ سو اِس آیت میں بھی صاف لفظوں میں فرمایا ہے کہ خدائے تعالیٰ کے نیک بندے غم اور خوف کے وقت خدا سے الہام پاتے ہیں اور فرشتے اُتر کر اُن کی تسلی کرتے ہیں۔ اور پھر ایک اور آیت میں فرمایا ہے:-

لَھُمُ الْبُشْرٰی فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَۃِ۔

یعنی خدا کے دوستوں کو الہام اور خدا کے مکالمہ کے ذریعہ سے اس دنیا میں خوش خبری ملتی ہے اور آئندہ زندگی میں بھی ملے گی۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۱۸۶ تا ۱۸۸)

اللہ تعالیٰ کا فرمان

ماتحتوں کے ساتھ حُسنِ سلوک

اللہ تعالیٰ قرآنِ عظیم میں فرماتا ہے:-

واعبدوا اللہ ولا تشرکوا بہ شیئًا و بالوالدین احسانًا ... وما ملکت ایمانکم۔ ان اللہ لا یحب من کان مختالًا فخورًا (النساء)

ترجمہ۔ اور تم اللہ کی عبادت کرو اور کسی چیز کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ اور والدین کے ساتھ بہت احسان کرو اور .... انکے ساتھ بھی جن کے تم مالک ہو۔ اور جو متکبّر اور اترانے والے ہوں انہیں اللہ ہرگز پسند نہیں کرتا۔

(قیادت تربیت انصار اللہ مرکزیہ)

اس سال کی آخری قسط

رمضان المبارک کی باتیں

محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل

(۷)

رمضان المبارک کی باتیں بہت ہیں اس خیر و برکت کے مہینے کے لحاظ سے کم از کم ہر روز کے لئے ایک بات تو ضرور ہونی چاہیئے مگر اب تو رمضان المبارک ختم ہو رہا ہے اور غالباً اس سال کی باتوں کی یہ آخری قسط ہے۔ اگر اللہ تعالےٰ نے زندگی عطا فرمائی اور توفیق بخشی تو آئندہ سال اس پروگرام کو مکمل شکل میں پورا کرنے کی کوشش ہو گی وباللہ التوفیق۔

۱۔ رمضان المبارک کا ایک اہم سبق وقت کی پابندی ہے۔ اسلام میں روزہ کے رکھنے کا بھی وقت مقرر ہے اور روزہ کھولنے کا بھی وقت معین ہے روزہ دار کو ہر پہلو سے پابندی کرنی لازمی ہے اس سے ہمیں وقت کی پابندی کا سبق ملتا ہے

۲۔ رمضان المبارک کا مہینہ اصلاح نفس کا بہترین مہینہ ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے مروی ہے حضور نے فرمایا کہ اگر انسان ہر رمضان میں اپنی ایک عملی کمزوری کو ترک کرنے کا بھی پختہ عہد اللہ تعالےٰ سے باندھ لے اور سچے دل سے اس پر کاربند ہو جائے تو وہ قرب الٰہی کو پا سکتا ہے۔ اب جبکہ رمضان المبارک ختم ہو رہا ہے ہم میں سے ہر ایک کو اپنی کسی نہ کسی کمزوری کو مستقل طور پر اور ہمیشہ کے لئے ترک کا عہد اپنے رب سے کر لینا چاہیئے اور اس گناہ سے سچی توبہ کر لینی چاہیئے کمزوریوں میں ایک یہ ہے کہ بعض خاوند اپنی بیویوں سے سختی سے پیش آتے ہیں ان کے حقوق ٹھیک طور پر ادا نہیں کرتے یا بعض بیویاں اپنے خاوندوں سے ناجائز اور ان کی طاقت سے بڑھ کر مطالبات کرتی ہیں کمزوریوں میں ایک یہ بھی ہے کہ انسان پڑوسی سے حسن سلوک نہ کرے اور اسے ادنیٰ ادنیٰ چیز سے بھی محروم رکھے ہر ایک بڑی کمزوری یہ ہے کہ انسان عہد کی پابندی نہ کرے اور لاچار کر دینے والی مجبوری کے بغیر عہد کو پورا نہ کرے ایک کمزوری یہ ہے کہ انسان اپنا وقت فضول گپوں میں ضائع کرے اس قیمتی عطیۂ ربانی کو صحیح مصرف میں نہ لائے ایک کمزوری یہ ہے کہ انسان دوسروں کی عیب چینی کرتا رہے اور اپنے عیبوں پر نظر بھی نہ کرے ایک خامی انسان کی یہ ہوتی ہے کہ تجارت میں صاف اور امانتدارانہ ہو۔ تاجر ناجائز منافع حاصل کرنے کی کوشش کرے۔ خالص چیز مہیا نہ کرے بھاؤ مہنگا کر دے۔ چیز موجود ہو مگر گاہک کو دینے سے انکار کر دے۔ گاہکوں سے بدسلوکی سے پیش آئے۔ بازار میں گالی گلوچ کرے یا گزرنے والی خواتین پر بدنظری کرے۔ خریداروں کی ایک خامی یہ ہے کہ وہ رقم بر وقت نہ ادا کریں۔ قرض سودا لیں اور پھر وقت مقررہ پر ادا نہ کریں۔ معاشرہ کی ایک عام خرابی بازاروں میں شور کرنا، راستوں میں گندی اشیاء اور میل کچیل پھینکنا، گالی گلوچ کرنا، راستوں میں گرد اڑانا وغیرہ غرض ہزاروں طرح کی خامیاں اور کمزوریاں ہیں جو انسانوں میں پائی جاتی ہیں۔ اگر انسان اپنے نفس کا محاسبہ کر کے ہر رمضان میں کم از کم ایک کمزوری سے توبہ کرے اور اس کے ترک کی توفیق پالے تو اسے محسوس ہو گا کہ یہ نیک دروازہ ہے جس سے داخل ہو کر اسے اپنے نفس کی اصلاح کی توفیق بہت جلد مل جاتی ہے پس بھائیو اور بہنو! پیشتر اس کے کہ رمضان المبارک کا آخری سورج غروب ہو۔ آؤ ہم سب اپنے رب کریم سے توفیق مانگیں کہ وہ ہم سب کو اپنی کمزوریوں اور خامیوں سے مخلصی عطا فرمائے۔ ہم میں سے ہر ایک اپنی ایک ایک معین کمزوری کو دور کرنے کا عہد کرے۔

۳۔ رمضان المبارک قبولیت دعا کا خاص مہینہ ہے یہ اللہ تعالےٰ کے دربار عام کے دن ہیں اللہ کے بندے ان دنوں کو عید سے بڑھ کر تصور کرتے ہیں دعاؤں کی قبولیت کا ایک عجیب گر نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں بیان فرمایا ہے کہ ایک مومن اپنے دوسرے بھائی کے لئے جب غائبانہ دعا مانگتا ہے تو فرشتہ اس کی دعا پر آمین کہتا ہے اور ساتھ ہی کہتا ہے کہ خدا تعالےٰ تجھے بھی وہ سب کچھ عطا فرمائے جو تو نے اپنے بھائی کے لئے خدا سے مانگا ہے اس حدیث سے ظاہر ہے کہ مومنوں کی ایک دوسرے کے لئے غائبانہ دعائیں بہت سریع القبول ہوتی ہیں۔ ہمیں اپنے امام ہمام ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے لئے، سلسلہ کے مبلغین اور مجاہدین کے لئے، سلسلہ کے جملہ کارکنوں کے لئے اپنے تمام احباب کے لئے دعائیں کرنی چاہئیں غلبۂ اسلام اور ساری دنیا کی ہدایت کی دعا کو اولیت حاصل ہے۔ اس سلسلہ میں یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ جب آپ کو پتہ لگ جائے کہ فلاں صاحب آپ کے لئے باقاعدہ یا بے قاعدہ دعا کرتے ہیں تو آپ اس کے لئے معین طور پر اور باقی احباب کے لئے عمومی طور پر ضرور دعا کریں گے۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کو توفیق بخشے کہ ہم قبولیت دعا کے ذریعہ ایک دوسرے کی مدد کرتے رہیں

۴۔ رمضان المبارک کے روزوں کے متعلق ایک حدیث نبوی یہ بھی ہے کہ جب بارگاہ رب العزت میں انسانوں کے اعمال پیش ہوتے ہیں تو اللہ تعالےٰ ہر ایک عمل کو قبول فرما کر اس پر اجر عطا فرماتا ہے، جب ایسے دو شخصوں کے اعمال پیش کئے جاتے ہیں جو باہم ناراض ہوتے ہیں اور ایک دوسرے سے صلح کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتے تو حدیث میں آیا ہے کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے دعوھما حتی یصطلحا کہ جب تک یہ صلح نہ کریں ان کے اعمال میری بارگاہ میں پیش نہ کرو۔

اس حدیث سے ظاہر ہے کہ رمضان المبارک کی برکات سے حقیقی استفادہ وہی لوگ حاصل کر سکتے ہیں جن کے دل اپنے مومن بھائیوں کے بارے میں ہر قسم کے بغض و حسد اور کینہ و ناراضگی سے صاف ہوتے ہیں جو باہم صلح اور مودت کے ساتھ رہتے ہیں۔ پس چاہیئے کہ اگر کوئی دو بھائی یا دو بہنیں باہم ناراض ہوں تو وہ جلد صلح کریں تا ان کے روزے پوری طرح شرف قبولیت پا سکیں

۵۔ رمضان المبارک کے ذکر کے خاتمہ پر قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ نے مومنوں کو حکم دیا ہے

لا تاکلوا اموالکم بالباطل۔

کہ کسی کا مال ناجائز طریقوں سے مت کھاؤ گویا فرمایا کہ ماہ رمضان میں مومنوں کو یہ مشق ہو گئی ہے کہ وہ کھانے پینے کی جائز اشیاء کو بھی اللہ تعالےٰ کی خوشنودی کے حصول کے لئے ترک کر دیتے ہیں تو اب ان کے لئے مستقل طور پر اس حکم پر عمل پیرا ہونے میں کیا دقت ہو سکتی ہے کہ کسی کا مال ناجائز طریق پر ہرگز نہیں کھانا۔

اب جبکہ رمضان المبارک کے بابرکت ایام ختم ہو رہے ہیں ہمیں اپنا جائزہ لینا چاہیئے کہ ہم نے ان دنوں سے کیا کیا روحانی برکت حاصل کی ہے چاہیئے کہ یہ سب برکتیں ہمیشہ ہمارے شامل حال رہیں اور رمضان کی تاثیرات سال کے باقی مہینوں اور دنوں پر بھی اثر انداز ہوں۔ اللھم آمین یا رب العٰلمین

درخواست دعا

میری اہلیہ صاحبہ ۱۲/۱۳ ماہ سے بیمار ہے اٹھنا، بیٹھنا، چلنا، پھرنا بالکل مفقود ہے احباب جماعت درد دل سے دعا فرمائیں (محمد رشید ...)

ہماری عید

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"بے شک ہمارے خدا نے ہمیں ظاہری طور پر خوشی منانے کا حکم دیا ہے اور اسلئے ہم خوشی مناتے ہیں۔ لیکن ہمیں حقیقی خوشی اسی وقت حاصل ہو گی جب دنیا میں ہر جگہ اسلام پھیل جائیگا جب مساجد ذکر الٰہی کرنیوالوں سے بھر جائیں گی اور جب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کی حکومت دنیا کے چپہ چپہ پر قائم ہو جائے گی"

پس ہماری جماعت کے تمام مردوں، عورتوں، جوانوں اور بچوں کو چاہیئے کہ تحریک جدید کے مالی جہاد کی تحریکات (اسلام کو اکناف عالم میں پھیلانا۔ تعمیر مساجد اور قرآن کریم کی اشاعت) میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں تاکہ ہمیں اپنی زندگیوں میں حقیقی عید حاصل ہو جائے۔ (وکیل المال اول تحریک جدید)

اسلامی عید

(سلطان احمد پیرکوٹی)

عید کا لفظ اردو فارسی اور عربی زبانوں میں خوشی کے دن کے لئے استعمال ہوتا ہے لیکن عید کے یہ معنے محاورہ کے لحاظ سے ہیں ورنہ در اصل عید کا لفظ عود سے مشتق ہے اور اس کے معنے بار بار آنے والی چیز کے ہیں۔ عید ایسے مرض اور غم کو بھی کہتے ہیں جو بار بار آئے۔ اور خوشی کے لئے یہ لفظ اس لئے استعمال ہوتا ہے کہ خوشی ہی ایک ایسی چیز ہے جس کے بار بار آنے کی خواہش کی جاتی ہے بیماری اور دکھ کے بار بار آنے کی کوئی انسان خواہش نہیں کرتا۔ بلکہ وہ چاہتا ہے کہ یہ چیزیں دوبارہ نہ آئیں پس عید کے معنے ہیں۔

کل یوم فیہ جمع او
تذکار لذی فضل او
حادثۃ مھمۃ قیل
انہ سمی عید لانہ
یعود کل سنۃ بفرح
مجدد (المنجد)

یعنی ہر وہ دن جس میں کسی بڑے آدمی یا کسی بڑے واقعہ کی یاد منائی جائے۔ کہتے ہیں کہ عید کو اسلئے عید کہتے ہیں کہ وہ ہر سال لوٹ کر آتی ہے اور اپنے ساتھ ایک نئی خوشی لاتی ہے۔

ہر شخص فطرتاً یہ چاہتا ہے کہ اسے متواتر محنت اور کام کے بعد آرام کی غرض سے کچھ وقفہ ملے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ دنیوی حکومتیں اور ادارے اپنے ملازموں کو چھ دن کام کرنے کے بعد ساتویں دن آرام کے لئے ایک دن کی رخصت دیتے ہیں۔ تا وہ چھ دن کی کوفت کو دور کرلیں اور دوبارہ کام کے لئے تازہ دم ہو جائیں۔ اسی طرح مختلف اقوام میں بعض دن عید کے سمجھے جاتے ہیں ان میں لوگ اکٹھے ہو کر خوشیاں مناتے ہیں اور اس کوفت اور تھکان کو دور کرتے ہیں جو محنت کے دنوں میں ان کے جسموں پر وارد ہوتی ہے۔ اور اس خوشی کے ذریعہ وہ اپنے دکھوں اور رنج کو دور کرکے تازہ دم ہو جاتے ہیں

انسان کی فطرت اس قسم کی بنائی گئی ہے کہ بعض دفعہ بناوٹ کا رنج اصل رنج بن جاتی ہے اور بعض اوقات بناوٹ کی خوشی اصل خوشی بن جاتی ہے۔ اگر ذرا غمگین چہرہ بنایا جائے تو باوجود رنج اور غم کے انسان ہنسنے لگ جاتا ہے۔ اس لئے عیدیں اور خوشی کے دن لوگوں کی خوشیوں اور غموں پر بہت کچھ اثر ڈالتے ہیں۔ لوگ ان کے ذریعہ اپنے غموں دکھوں اور مصیبتوں کو کم کرتے ہیں۔

انسانی فطرت کے اس تقاضا کے اظہار کے لئے ہر قوم نے اپنے لئے بعض خوشی کے تہوار تجویز کئے ہیں۔ ہندوؤں میں بھی بعض خوشی کے تہوار منائے جاتے ہیں۔ سکھوں میں بھی خوشی کے بعض تہوار ہیں۔ عیسائیوں اور یہودیوں میں بھی بعض دن ایسے ہیں جو آرام اور خوشی کے دن شمار ہوتے ہیں۔

احادیث میں آتا ہے کہ جب مسلمان ہجرت کرکے مدینہ آئے تو وہاں یہودی سال میں دو دن خوشی کے مناتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان دنوں کے بدلہ میں مسلمانوں کو بھی دو دن خوشی کے عطا کئے۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے

قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَۃَ وَلَھُمْ یَوْمَانِ یَلْعَبُوْنَ فِیْھِمَا فَقَالَ قَدْ اَبْدَلَکُمُ اللّٰہُ بِھِمَا خَیْرًا مِّنْھُمَا یَوْمَ الْاَضْحٰی وَیَوْمَ الْفِطْرِ (ابو داؤد)

یعنی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ ہجرت کرکے آئے تو وہاں لوگ سال میں دو دن خوشی کے مناتے تھے ان دنوں میں وہ کھیل کود کرتے۔ اچھے کھاتے پیتے اور عمدہ لباس پہنتے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے ان دنوں کے بدلہ میں تمہارے لئے دو بہتر دن مقرر کئے ہیں اور وہ یوم الاضحی اور یوم الفطر ہیں۔ یوم الفطر

جانی قربانی کے بعد منایا جاتا ہے یعنی ایک مسلمان خدا تعالیٰ کے سامنے کامل طور پر عبودیت کا اظہار کرتا ہے وہ اس کی خاطر ایک ماہ پورا دن کے وقت میں تمام حلال چیزوں کو ترک کر دیتا ہے وہ دن بھر کھانا نہیں کھاتا پانی نہیں پیتا۔ ازدواجی تعلقات سے پرہیز کرتا ہے ان کے علاوہ اور بہت سی چیزیں ہیں جنہیں وہ خدا تعالیٰ کی خاطر ترک کر دیتا ہے۔ جب ایک ماہ ختم ہو جاتا ہے تو وہ شکریہ کے طور پر اپنے خدا کے حضور حاضر ہو جاتا ہے اور اس بات پر خوشی کا اظہار کرتا ہے کہ میں نے جو عہد کیا تھا۔ اسکو پورا کیا ہے اور ایک پورا مہینہ خدا تعالیٰ کی خاطر بعض جائز باتوں کو بھی ترک کئے رہا ہوں۔

دوسری عید عید الاضحیہ ہے اس موقعہ پر ایک مسلمان خدا تعالیٰ کی خاطر اپنی کمائی میں سے ایک حصہ خرچ کرکے جانور کی قربانی دیتا ہے اور اس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانی کی یاد میں اپنے اموال کو خرچ کرتا ہے اور اس قربانی کے موقعہ کے میسر آنے پر وہ خوشی کا اظہار کرتا ہے اور اس کی توفیق دئے جانے پر خدا تعالیٰ کا شکر بجا لاتا ہے

اسلامی عیدوں اور دوسری عیدوں میں فرق ہے۔ اول اسلامی عید شروع ہے دوسرے اقوام کی عیدیں مشروع نہیں۔ دوسرے اسلام کی عیدیں جو اجتماع کا رنگ پایا جاتا ہے دوسری اقوام کی عیدوں میں وہ اجتماع کا رنگ نہیں پایا جاتا تیسرے اسلام کی عیدوں میں عبادت کا بھی ایک حصہ رکھا گیا ہے۔ انسان فطرتاً آرام چاہتا ہے وہ اپنی بھلائی اور بہتری کو پسند کرتا ہے اور کوئی بیوقوف سے بےوقوف انسان بھی ایسا نہیں ملے گا جو اپنے لئے درد اور تکلیف کو پسند کرے لیکن بسا اوقات انسان اپنی نادانی کی وجہ سے خدا تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ خوشی کو غمی میں بدل لیتا ہے خدا تعالیٰ اسے خوشی کا ایک موقعہ عطا کرتا ہے اور وہ اپنی شامتِ اعمال کی وجہ سے خدا تعالیٰ کو ناراض کرکے

"تاریخ احمدیت" کی گیارھویں جلد

مصلح موعودؓ کی آسمانی قیادت کے عظیم کارناموں اور فرزندانِ احمدیت کی فداکاریوں کا ایمان افروز مرقع

عاشقوں کا شوقِ قربانی تو دیکھ — خون کی اس راہ میں ارزانی تو دیکھ
ہے اکیلا کفر سے زور آزما — احمدی کی روحِ ایمانی تو دیکھ

۱۔ جماعت احمدیہ نے حضرت مصلح موعودؓ کی قیادت میں ۱۹۴۷ء کے خونچکاں اور لرزہ خیز ماحول میں اسلام اور حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا بلند رکھنے کیلئے کیا کیا کارہائے نمایاں کئے؟ کونسی اسلامی خدمات انجام دیں اور کس شاندار طریق سے عالمی پریس نے اسے خراج تحسین ادا کیا؟

۲۔ حضرت مصلح موعودؓ نے کس بے جگری سے استحکام پاکستان کے لئے بے نظیر جہاد کیا اور اس نوزائیدہ مملکت کو عالمگیر اسلامستان کا زینہ بنانے کا عزم لیکر اس کے داخلی و خارجی مسائل میں بصیرت افروز راہ نمائی فرمائی؟

۳۔ احمدیت کا زخم رسیدہ قافلہ اپنے مرکز سے ہجرت کے بعد اپنے فتح نصیب قائد کی سرکردگی میں کس برق رفتاری سے شاہراہ ترقی پر گامزن ہو گیا؟؟ یہ اور اس نوع کے متعدد اہم واقعات مستند اور ثقہ معلومات اور نایاب دستاویزات کی روشنی میں تفصیل کے ساتھ پہلی بار "تاریخ احمدیت" کی زیر طبع گیارھویں جلد کے ذریعہ منظر عام پر آرہے ہیں۔ اپنی گذشتہ شاندار روایات کی طرح یہ جلد بھی تاریخی اور غیر مطبوعہ تصاویر اور قیمتی نقشہ جات سے مزین ہوگی۔ علمی ریسرچ کا یہ شاہکار سالانہ جلسہ پر ربوہ کے ہر کتب خانہ سے دستیاب ہو سکے گا۔ بہتر ہوگا کہ دوست فوراً اپنی کاپی ریزرو کرائیں۔

ابو المنیر نور الحق مینیجنگ ڈائریکٹر ادارۃ المصنفین ربوہ

لازمی چندہ جات کی ترسیل کے ساتھ تفصیل چندہ جات ضرور بھجوائی جائے ٭ ناظر بیت المال ربوہ

اس خوشی کو غمی میں بدل لیتا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں کسی قسم کا ایک واقعہ آتا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کے حواریوں نے حضرت مسیح علیہ السلام سے عرض کیا کہ ہمارے لئے دعا کریں کہ ہمیں آسمان سے مائدہ ملے۔ ان کی درخواست پر حضرت مسیح علیہ السلام نے دعا کی۔

اَللّٰھُمَّ رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَیْنَا مَآئِدَۃً مِّنَ السَّمَآءِ تَکُوْنُ لَنَا عِیْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰیَۃً مِّنْکَ وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ۔

اے اللہ ہم پر آسمان سے بھرا ہوا طشت اتار جو ہم میں سے پہلے حصہ کے لئے بھی عید کا موجب ہو اور آخری حصہ کیلئے بھی عید کا موجب ہو اور تیری طرف سے ایک نشان ہو اور تو اپنے پاس سے ہمیں رزق دے اور تو سب رزق دینے والوں سے بہتر رزق دینے والا ہے اللہ تعالیٰ نے اس کے جواب میں فرمایا

اِنِّیْ مُنَزِّلُھَا عَلَیْکُمْ فَمَنْ یَّکْفُرْ بَعْدُ مِنْکُمْ فَاِنِّیْٓ اُعَذِّبُهٗ عَذَابًا لَّآ اُعَذِّبُهٗٓ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِیْنَ۔

میں ایسا مائدہ تم پر یقیناً نازل کروں گا پس جو کوئی بھی تم میں سے اس کے نازل ہونے کے بعد ناشکری کرے گا۔ تو میں اس کو ایسا عذاب دوں گا کہ دنیا میں سے کسی اور قوم کو ایسا عذاب نہ دوں گا۔

اس دعا کے نتیجہ میں مسیحی قوم کے پہلے کو بھی حکومت اور دنیوی نعماء سے وافر حصہ ملا اور آخری حصہ کو بھی۔ لیکن انہوں نے خدا تعالیٰ کی نافرمانی کر کے اس خوشی کو اس کے عذاب کا موجب بنا لیا۔ وہ ان دنیوی نعمتوں کی وجہ سے جو انہیں خدا تعالیٰ کی طرف سے ملیں دین کو بھول گئے اور دنیا کے ہی ہو کے رہ گئے۔ وہ خدائے واحد کی پرستش کو بھول کر شرک میں گرفتار ہو گئے انہوں نے ایک انسان کو معبود بنا کر خدا تعالیٰ کے غضب کو مول لیا۔

اسلام نے عیدوں کے سلسلہ میں اس انسانی کمزوری کا خیال رکھا اور اس نے ایسا انتظام کر دیا کہ لوگ خوشیوں میں محو ہو کر شریعت کے احکام کو نہ توڑیں وہ خدا تعالیٰ کے غضب کے مورد نہ بنیں۔ چنانچہ اسلام نے یہ ہدایت دی کہ تم خوشی کے ہر موقع پر کچھ نہ کچھ خدا تعالیٰ کی عبادت بھی کو کیا کرو۔ پس اسلامی عید کی وجہ سے انسان صرف لہو و لعب میں ہی محو ہو کر نہیں رہ جاتا بلکہ اسے یہ احساس دلایا جاتا ہے کہ یہ خوشی کا موقعہ تمہارے لئے خدا تعالیٰ نے پیدا کیا ہے۔ اور وہ ذات جس نے یہ خوشی کا موقعہ تمہارے لئے پیدا کیا ہے وہ اس بات کی مستحق ہے کہ اس کا شکر ادا کیا جائے اور اس سے اس خوشی کے دائمی اور مستقل ہونے کی دعا کی جائے نہ یہ کہ اس خوشی کے موقعہ پر اس محسن ذات کو ہی انسان بھول جائے۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم عید کی نماز کے بعد خطبہ ارشاد فرمایا کرتے جس میں آپ لوگوں کو وعظ و نصیحت فرماتے اور انہیں حقیقی عید کی خوشی حاصل کرنے کی طرف توجہ دلاتے۔ گویا مسلمان جہاں خوشی منانے کے لئے جمع ہوتے ہیں وہاں وہ خدا تعالیٰ کی باتیں سننے کے لئے بھی جمع ہوتے ہیں دوسری اقوام کی عیدوں میں صرف لہو و لعب ہوتا ہے۔ لیکن اسلامی عیدوں میں عبادت کا حصہ دوسرے دنوں سے بھی زیادہ ہوتا ہے۔ یعنی دن اور رات میں پانچ فرض نمازوں کے علاوہ ایک اور نماز بھی رکھدی گئی ہے۔ تا لوگ دنیوی مشاغل میں محو ہو کر نہ رہ جائیں دین کی باتوں کی طرف بھی انہیں توجہ ہو۔

اسلامی عیدوں کے لئے مسلمانوں میں ایک خاص ولولہ اور جوش ہوتا ہے۔ وہ ان کے لئے خاص تیاریاں کرتے ہیں۔ عیدالاضحیٰ کے لئے کئی ماہ پہلے جانور خریدے جاتے ہیں اور انہیں شوق کے ساتھ پالا جاتا ہے۔ عیدالفطر کے لئے بھی پہلے سے تیاریاں کی جاتی ہیں۔ انتیسویں روزے کے اختتام پر لوگ اتنے شوق سے چاند دیکھتے ہیں کہ کمزور آنکھوں والوں کی بھی یہ کوشش ہوتی ہے کہ وہ چاند دیکھ لیں۔ بچے جوان بوڑھے اور عورتیں سب ہی چاند کو دیکھتے ہیں اور اس طرح خوشی کے دن کے آنے کی عظیم خواہش کا اظہار ظاہری طور پر بھی کرتے ہیں۔

دوسری اقوام نے عید کے سلسلہ میں یہ تو مد نظر رکھا ہے کہ ان کی امنگیں اور خواہشیں کیا چاہتی ہیں مگر اس بات کو مد نظر نہیں رکھا کہ ان امنگوں کو نیکی اور بھلائی کی طرف پھیرنے کے لئے کون سی بات کی ضرورت ہے۔ اسلام نے اس بات کا بھی خوب خیال رکھا ہے۔

عید کے دن جہاں ایک اور نماز رکھدی وہاں مسلمانوں کو صدقہ و خیرات کی طرف بھی توجہ دلائی ہے تا دائمی خوشی اور راحت کے سامان پیدا ہوں۔ احادیث میں آتا ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم خطبہ عید کے بعد عورتوں کے پاس آئے اور

فَوَعَظَھُنَّ وَذَکَّرَھُنَّ وَقَالَ تَصَدَّقْنَ فَاِنَّ اَکْثَرَکُنَّ حَطَبُ جَھَنَّمَ۔

آپ نے انہیں وعظ و نصیحت کی اور فرمایا تم صدقہ کرو جہنم میں داخل ہونے والوں میں زیادہ تعداد عورتوں کی ہو گی۔

فَجَعَلْنَ یَتَصَدَّقْنَ مِنْ حُلِیِّھِنَّ یُلْقِیْنَ فِیْ ثَوْبِ بِلَالٍ مِّنْ اَقْرَاطِھِنَّ وَخَوَاتِیْمِھِنَّ

(ابوداؤد)

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد پر مستورات نے اپنے کانوں کی بالیاں اور اپنی انگوٹھیاں اتار اتار کر حضرت بلال کے کپڑے میں ڈالنی شروع کر دیں جو اس وقت آپ کے ساتھ تھے۔

اسلامی عید ہمیں اس طرف متوجہ کرتی ہے کہ جب ہماری عارضی اور وقتی قربانیوں کے نتیجہ میں سال میں دو عیدیں ہمیں نصیب ہوتی ہیں تو کیوں نہ حقیقی اور مستقل عید کے حصول کے لئے کوشش کی جائے۔

اور حقیقی عید یہ ہے کہ انسان کا خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا ہو جائے اور بندہ خدا تعالیٰ کی خاطر اپنا سب کچھ قربان کر دے۔ وہ صرف خدا تعالیٰ ہی کا ہو جائے اور یہ عید ایسی ہے جس کی شام نہیں جس کا خدا سے تعلق پیدا ہو جائے کوئی دشمن اسے گزند نہیں پہنچا سکتا کوئی دکھ اور غم اس پر وارد نہیں ہو سکتا اور اس کے لئے ایک دائمی عید کا سامان ہو جاتا ہے۔

اسلامی عید ہمیں اس طرف بھی متوجہ کرتی ہے کہ حقیقی خوشی کے حصول کے لئے اپنے ضائع شدہ وقار۔ عزت اور مال و دولت کو حاصل کرو۔ کیونکہ حقیقی عید صرف اس شخص کو حاصل ہو سکتی ہے جس کا دل خوش ہو۔ جو شخص مصیبت اور ابتلاؤں میں گھرا ہوا ہو۔ ذلت اور ادبار کا شکار ہو۔ شدائد میں کچلا جا رہا ہو۔ دشمنوں کے نرغہ میں پھنسا ہوا ہو۔ بدبختی اور بدنصیبی کے بادل اس پر چھائے ہوئے ہوں افلاس اور تنگی نے اس کے گھر میں ڈیرہ لگایا ہوا ہو وہ حقیقی عید کیسے منا سکتا ہے۔

اسلامی عید ایک مسلمان کی قوت عزم کو بھی مضبوط کرتی ہے وہ سمجھتا ہے کہ جب میں مالی اور جانی قربانی کر کے عید کا دن منا سکتا ہوں تو کیوں اپنی کوشش اور جدوجہد کے نتیجہ میں دوسرے اہم کام انجام نہیں دے سکتا۔

اسلامی عید ہمیں یہ سبق بھی دیتی ہے کہ انسان کو مایوس نہیں ہونا چاہیئے خوشی کا پیدا کرنا اس کے اپنے اختیار میں ہے تو پھر مایوسی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ جو قوم مایوس ہو جاتی ہے اللہ تعالیٰ کے افضال اور رحمتوں کی اسے امید نہیں رہتی وہ قوم خدا تعالیٰ کی مدد سے محروم اور ایمان سے بے نصیب ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

وَلَا تَایْئَسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰہِ اِنَّهٗ لَا یَایْئَسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰہِ اِلَّا الْقَوْمُ الْکٰفِرُوْنَ (یوسف ع ۱۰)

اے لوگو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے نا امید مت ہو اور اصل بات یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے کافر لوگوں کے سوا کوئی انسان محروم نہیں ہوتا۔

عیدالفطر ایک مسلمان کو اس طرف بھی توجہ دلاتی ہے کہ اگر ایک مومن خدا تعالیٰ کی خاطر ایک ماہ تک مباح اور جائز چیزوں سے بھی رکا رہا ہے تو وہ اس کی ممنوعہ اور حرام چیزوں سے کیوں نہیں رک سکتا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کو حقیقی عید نصیب کرے ہم اللہ تعالیٰ سے ایسا تعلق پیدا کریں کہ دنیا کی کسی چیز کی طرف ہمیں رغبت نہ ہو بجز اس کے کہ ہمارا خدا ہم سے راضی ہو جائے۔ آمین

نصرت جہاں ریزرو فنڈ میں حصہ لینے والے مخلصین

جماعت احمدیہ سیرالیون

نام	وعدہ لیون	ادائیگی لیون
مولوی عزیز الرحمٰن صاحب خالد	۵۰	۲۰
محمد ہادی صاحب	۲۰۰	
بشیر احمد صاحب خالد	۲۰۰	
مسٹر عثمان یاٹے ما	۲۰۰	
الحاج ایم کے بونگے	۵۰	۲۰
سعید ہدرج	۲۰۰	
مسٹر بنجو کمارہ	۵۰	
مختار احمد صاحب قمر	۵۰	۲۰
محمد کریم صاحب قمر	۱۰۰	
بشیر احمد صاحب عارف	۲۰۰	
مسٹر ایم اے بنگورہ	۵۰	۱۰
لوکل مبلغین	۵۰	
نعیم احمد صاحب طبیبؔ	۱۰۵	
الحاج ایم کلہ	۸۰	

جماعت احمدیہ لاہور حلقہ سول لائن

نام	وعدہ روپے	ادائیگی روپے
ڈاکٹر قاضی محمد منیر صاحب	۵۰۰۰	۴۰۰۰
شیخ عبدالواحد صاحب مع بچگان	۵۰۰	۱۰۰
مجیب الرحمٰن صاحب درد	۵۰۰	۲۰۰
قاضی محمد اکرم صاحب مرحوم معہ اہلیہ	۵۰۰	۲۰۰
چوہدری نور احمد خانصاحب مع اہلیہ	۵۰۰	۲۰۰
چوہدری افضل خانصاحب	۵۰۰	۱۳۰
چوہدری محمد اشرف صاحب مرحوم	۵۰۰	۴۰۰
شریفہ بیگم صاحبہ اہلیہ	۵۰۰	۴۰۰
محمد رفیق صاحب	۵۰۰	
ڈاکٹر مسعود احمد صاحب مع اہل وعیال	۵۰۰	۵۰۰
ماشاء اللہ خانصاحب	۵۰۰	۵۰۰
ڈاکٹر قاضی منور احمد صاحب	۵۰۰	۵۰۰
چوہدری محمود احمد صاحب چیمہ	۵۰۰	۵۰۰
ملک عبدالمنین صاحب	۵۰۰	۲۰۰
ڈاکٹر احسان علی صاحب	۵۰۰	۱۷۵
سعید رشید احمد صاحب ارشاد	۵۰۰	
امۃ الحمید صاحبہ معیلہ رام پارک	۵۰۰	
ملک محمود احمد خانصاحب	۵۰۰	
چوہدری منیر احمد صاحب شیزان	۵۰۰	
اقبال حسین صاحب	۵۰۰	۲۰۰

متفرق

نام	وعدہ روپے	ادائیگی روپے
عبدالسلام خانصاحب باڈی گارڈ	۵۰۰	۲۰۰
چوہدری عبدالرحمٰن صاحب ادباڑہ سندھ	۵۰۰	
عبدالمنان خانصاحب دھرم پورہ لاہور	۵۰۰	
کارکنان نصرت آرٹ پریس ربوہ	۵۰۰	
کلثوم بیگم اہلیہ لفٹیننٹ	۵۰۰	
چوہدری فضل احمد صاحب مرحوم	۵۰۰	۲۵۰
مولوی محمد حسین صاحب مولوی فاضل	۵۰۰	
چک نمبر ۹۹ جنوبی سرگودھا	۵۰۰	

عیدی اور چندہ وقفِ جدید

چند دن کے بعد عید آرہی ہے جو اپنے ساتھ خوشیاں لا رہی ہے۔ لیکن مومن کی حقیقی عید اور اصل خوشی اس میں ہے کہ اس کا خالق و مالک خدا اس پر راضی ہو جائے اور ہمارے خالق و مالک کی رضا اس میں ہے کہ اس کے دین اسلام کا دنیا میں بول بالا ہو۔ جس کے لئے خلفاء احمدیہ کی طرف سے مختلف تحریکات جاری ہیں جن میں سے وقف جدید کی تحریک نہایت ہی اہمیت کی حامل ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچوں کو بھی اس عظیم الشان ثواب سے محروم نہیں رکھا اور حضور نے ان کے لئے "دفتر اطفال وقفِ جدید" کی نہایت ہی مبارک تحریک جاری فرمائی ہے۔

اطفال۔ ناصرات اور چھوٹے بچوں کو چاہئیے کہ وہ عیدی لیتے وقت اپنی اسلام دوستی اور للّٰہیت کا مظاہرہ کرتے ہوئے یہ بھی جائزہ لیں کہ آیا ان کی طرف سے چندہ وقف جدید ادا ہو چکا ہے یا نہیں۔ عدم ادائیگی کی صورت میں اپنی نہایت ہی مرغوب عیدی میں سے اس چندہ کا حصہ بھی ضرور نکالیں۔ تاکہ وہ اپنے آپ کو غلبہ اسلام کی حقیقی عید کو قریب تر لانے والے ہوں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس غرض کے لئے عظیم الشان قربانیوں کی توفیق بخشے۔

(ناظم مال وقف جدید)

درخواست ہائے دُعا

(۱) میرے چچا سکواڈرن لیڈر حمید اللہ صاحب بھٹی عرصہ تین ماہ سے بعارضہ فالج اور میرے دادا جان مکرم عبدالغنی صاحب عرصہ چھ ماہ سے بائیں ٹانگ میں شدید درد کی وجہ سے بیمار ہیں۔ نیز میری پھوپھی محترمہ اللہ رکھی صاحبہ نے دائیں آنکھ کا موتیا بند کا اپریشن کروایا ہے۔ احباب جماعت سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(نعمت اللہ بھٹی میل نرس فضل عمر ہسپتال ربوہ)

(۲) میری لڑکی استانی امۃ الحفیظ بیگم شدید بیمار ہے اور سرگودھا میں پی۔ اے۔ ایف کے ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔ (امۃ الرحیم چک نمبر ۴۹۷ شورکوٹ)

(۳) میری خالہ جان محترمہ رضیہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم عبداللطیف صاحب (مرحوم) سینئر ریسرچ آفیسر سمن آباد لاہور بعارضہ ہارٹ اٹیک سخت بیمار ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل صحت عطا فرمائے۔ (جلال الدین شاد سیالکوٹ)

(۴) میرے نانا جان حکیم سید مہر علی شاہ صاحب آف قائد آباد کی صحت اکثر خراب رہتی ہے نیز اختلاج قلب کے مریض ہیں۔ احباب سے ان کی صحتِ کاملہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

(کوثر تسنیم۔ ربوہ)

(۵) میری والدہ محترمہ گزشتہ ایک سال سے بیمار ہیں۔ ڈاکٹر ابھی تک بیماری کی تشخیص نہیں کر سکے۔ احباب جماعت سے دعا کے لئے درخواست ہے۔

(مرزا رفیق احمد عابد عابدی۔ لاہور)

(۶) میرے والد چوہدری مولا بخش صاحب آف گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ ایک عرصہ سے ٹائیفائڈ بخار میں مبتلا چلے آرہے ہیں۔ قارئین الفضل سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل و کرم سے مکمل صحت عطا فرمائے۔ آمین

(چوہدری ثناء اللہ D/۳ ۴۴ سٹیلائٹ ٹاؤن رحیم یار خان)

(۷) خاکسار کے دونوں کان بند ہوئے ۴ سال ہو گئے ہیں۔ پاکستان کے تمام ڈاکٹروں کے نزدیک یہ مرض لاعلاج ہے۔ خاکسار سخت پریشان اور غمگین ہے۔ احباب جماعت میرے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔ (محمد اکرم شاہد چک نمبر ۲۰ میٹس آباد ضلع گجرات براستہ ملکوال۔

اقوامِ متحدہ کی مختصر خبریں

اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے اپنی قرارداد نمبر ۲۴۴۳ (۲۳) مورخہ ۱۹ دسمبر ۱۹۶۸ء کے ذریعہ ایک خاص کمیٹی مقرر کی تھی۔ اس نے اپنی رپورٹ میں بیک عارضی عملی اقدام کے طور پر تجویز پیش کی ہے کہ اسمبلی ان ملکوں سے جن کے علاقے پر اسرائیل نے قبضہ جما لیا ہے سفارش کرے کہ فوراً کسی ملک یا ممالک یا کسی غیر جانبدار بین الاقوامی ادارے کو مقرر کریں تاکہ اس علاقے کی آبادی کے انسانی حقوق کی حفاظت کی جا سکے۔ اسرائیل کی طرف سے نامزد کیا ہوا کوئی غیر جانبدار ملک یا ادارہ اس انتظام میں شامل کیا جا سکتا۔ خاص کمیٹی کا کہنا ہے کہ اسی طرح نامزد کئے ہوئے ملک یا ممالک یا بین الاقوامی ادارے کو اختیار دیا جائے کہ:

● ۔ وہ اسیران جنگ کے ساتھ برتاؤ اور زمانہ جنگ میں شہری افراد کی حفاظت سے متعلق ۱۹۴۹ء کے جنیوا کنونشن کی روشنی میں انسانی حقوق کی پوری طرح تعمیل کا خیال رکھے اور اس کنونشن یا کسی دوسری بین الاقوامی دستاویز کی مبینہ خلاف ورزیوں کی چھان بین کرے۔

● ۔ اس بات کا یقین پیدا کرے کہ ان علاقوں کی آبادی کے ساتھ مروجہ قانون کے مطابق برتاؤ ہو رہا ہے۔

● ۔ اپنی رپورٹ متعلقہ ملکوں اور جنرل اسمبلی کو بھیجے۔ خاص کمیٹی نے یہ سفارش بھی کی کہ اسمبلی منجملہ اور اقدامات کے اسرائیل کو حکم دے کہ:

● ۔ وہ اجتماعی سزا کی تمام پالیسیوں اور طریقوں کو فوراً ختم کرے اور بالکل روک دے

● ۔ وہ اسیران جنگ اور قید شدہ یا حراست میں لئے ہوئے لوگوں پر ظلم وستم ڈھانے اور بُرا برتاؤ کرنے کے تمام طریقوں کو فوراً ختم کر دے اور بالکل روک دے اور ۱۹۴۹ء کے جنیوا کنونشن اور قیدیوں کے ساتھ برتاؤ سے متعلق اقوام متحدہ کے کم از کم قوانین کی دفعات ان کے لئے استعمال کرے۔

● ۔ مقدمہ چلائے بغیر غیر معینہ اور طویل مدت تک حراست میں رکھے جانیوالے تمام افراد کو فوراً رہا کرے۔ یا انصاف کے مطابق ان پر مقدمہ چلائے۔

● ۔ مقبوضہ علاقوں میں اسرائیلی نوآبادیاں قائم کرنے کی پالیسی ترک کرے۔ اور جو بستیاں اب تک قائم ہو چکی ہیں ان میں تمام اسرائیلی آباد کاروں کو واپس لے جائے

● ۔ ان تمام اقدامات کو منسوخ کرے جو مقبوضہ یروشلم کی حیثیت بدلنے کے لئے اختیار کئے جا رہے ہیں اور اس کا وہ درجہ بحال کرے جو کہ جارحانہ کارروائیاں شروع ہونے سے قبل برقرار تھا اور

● ۔ مقبوضہ علاقوں میں عدالتی نظام کو اس حد تک بحال کرے جو اسے بیرونی تسلط سے قبل حاصل تھا۔

یونیسکو کی جنرل کانفرنس کے انتظامیہ کمیشن نے پیرس والے اجلاس میں ۲۹ اکتوبر کو سفارش کی کہ یونیسکو کے کاموں میں عربی زبان کا استعمال کیا جائے۔ تاکہ اسے چار عملی زبانوں کے برابر درجہ حاصل ہو جائے۔

یونیسکو کے زیر اہتمام آئندہ ماہ دسمبر میں ایک پنج روزہ علاقائی علمی اجتماع نئی دہلی میں منعقد ہوگا جس میں ایشیائی ملکوں کے وہ نوجوان راہنما حصہ لیں گے جو سائنسی سرگرمیوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ یہ مدرسوں کے باہر نوجوانوں کے تعلیمی پروگرام کا ایک حصہ ہے۔ ایجنڈے کے موضوعات سے ظاہر ہوتا ہے کہ بحث مباحثہ کے دوران میں اس پہلو پر غور کیا جائیگا کہ ماحول اور زراعت سے متعلق مسائل کو مقبول بنانے میں اسکول سے باہر سائنس کا کردار کیا ہوتا ہے۔

وفاقی جمہوریہ جرمنی نے پانچ لاکھ اسی ہزار ڈالر کے چندے کا اعلان کیا ہے۔ اس رقم سے جاوا کے ایک علاقے بورو بدور میں آٹھویں صدی کے تعمیر شدہ ایک بودھی مندر کی مرمت اور دیکھ بھال کا کام کیا جائے گا۔ اس مندر میں بودھی طرزِ ثقافت کا ایک بڑا ذخیرہ موجود ہے۔ اقوام متحدہ کے تعلیمی، سائنسی اور ثقافتی ادارے (یونیسکو) کے زیر ایوان ایک باقاعدہ منظم منصوبے کے تحت مندر کی مرمت کے علاوہ بیاحول کی دلچسپی کے مقامات کو ترقی بھی دی جائے گی۔

سوویٹ یونین ۴ نومبر سے بین الاقوامی ادارہ فضائیہ کا رکن بن گیا۔ اس طرح اس ادارے کے اراکین کی تعداد ۱۲۰ ہو گئی ہے۔ اس نے بین الاقوامی شہری پروازسے متعلق شکاگو کے ضابطہ قانون کی توثیق کر دی ہے جس کے تحت بین الاقوامی ادارہ فضائیہ ۱۹۴۷ء میں قائم کیا گیا۔

عالمی ادارہ صحت کے افریقی علاقائی دفتر کے ایک اعلان کے مطابق افریقہ کے سات ملکوں یعنی شادر داہومی۔ مالی۔ نائیجر۔ نائیجیریا۔ سینیگال اور اپر وولٹا میں سرسام سے ملتی جلتی ایک دماغی بیماری کی وبا شدت سے پھوٹ پڑی ہے۔ اعلان میں کہا گیا ہے کہ ماہ جنوری سے جون تک مجموعی طور پر اکتیس ہزار پانچ سو پانچ افراد کے مبتلائے مرض ہونے کی اطلاع ملی۔ جن میں سے تین ہزار چار سو ایک فوت ہو گئے۔ پچھلے سال اسی زمانے میں مریضوں کی تعداد اکیس ہزار پانچ سو اکتیس تھی جن میں سے ترانوے فوت ہوئے تھے۔

اقوام متحدہ کے قیام سے اب تک ۲۵ سے زیادہ غیر مختار علاقے مکمل آزادی حاصل کر چکے ہیں۔ اب بھی بہت سے ایسے علاقے باقی ہیں جو آزاد نہیں ہوئے ہیں اور جو آسٹریلیا۔ فرانس۔ نیوزی لینڈ۔ پرتگال۔ اسپین۔ برطانیہ اور ریاست ہائے متحدہ کے زیر نگین ہیں ان کے رقبے مختلف ہیں۔ ان میں چھوٹے سے چھوٹا بحر الکاہل کا جزیرہ پٹ کیرن ہے جس میں صرف نوّے باشندے رہتے ہیں اور ایک بڑا علاقہ افریقہ میں موزمبیق ہے جس کی آبادی ساڑھے لاکھ سے زیادہ ہے۔

نیویارک میں اقوام متحدہ کے صدر مقام پر ایکوے ڈور نے اس کنونشن کی توثیق کر دی ہے جو لاوطن لوگوں کی حیثیت سے متعلق ہے اور جو ۲۸ ستمبر ۱۹۵۴ء کو منظور کیا گیا تھا۔ اس ملک کا توثیق نامہ اقوام متحدہ کے دفتر امور قوانین میں ۲ اکتوبر کو داخل کیا گیا ہے۔ اس مسودہ قانون میں جو ۶ جون ۱۹۶۰ء سے نافذ ہے وضاحت کی گئی ہے کہ لاوطن لوگوں کے ساتھ برتاؤ کا کیا معیار ہونا چاہیئے۔

ضروری اعلان

نذیراں بی بی رول نمبر ۳۱۰۶ کے وظیفہ کا فارم راولپنڈی ریجن سے آیا ہوا ہے اور نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔
(ہیڈ مسٹرس نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ)

دعائے مغفرت

خاکسار کے والد ملک سوندھا خان صاحب چھ ماہ کی طویل اور صبر آزما علالت کے بعد مؤرخہ ۹ نومبر ۱۹۷۰ء (۸ رمضان المبارک بروز سوموار) بوقت ۴½ بجے شام برضائے الٰہی اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

محترم والد صاحب ایک شفیق باپ، مخلص بے لوث دوست۔ احمدیت کے شیدائی۔ فرض شناس اور مستعد کارکن اور پابند صوم وصلوٰۃ تھے۔ کافی عرصہ تک طارق ٹرانسپورٹ سے منسلک رہے اور سروس کا زیادہ حصہ ربوہ کے اڈہ انچارج کی حیثیت میں گزارا۔ مرحوم کے پسماندگان میں ایک بیوہ۔ دو بیٹے اور ایک بیٹی شامل ہے۔

دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنات الفردوس میں بلند مقام عطا کرے پسماندگان کو ان کے نمونہ پر چلنے اور صبر جمیل کی توفیق بخشے آمین۔

نائب صوبیدار محمد اقبال ملک
پچنند۔ ضلع کیمبل پور۔

عید مبارک کے موقع پر
سوّیاں اور گوشت ہضم کرنیوالا
واحد چورن ہاضموُن
ہر گھر میں رکھیں
تیار کردہ دواخانہ ہاضمون ربوہ

سانگلہ ہل
کے احباب الفضل کا تازہ پرچہ ہمارے ایجنٹ مکرم سمیع اللہ صاحب سے حاصل کریں۔ احباب کی سہولت کے لئے پرچہ گھر پر پہنچانے کا معقول انتظام ہے۔
(مینجر روزنامہ الفضل ربوہ)

عبادتِ الٰہیہ کے معنے ہیں خدا تعالیٰ کے عکس کو اپنے اندر پیدا کر لینا

یہی وجہ ہے عبادتِ الٰہیہ کے نتیجہ میں انسان کو بڑی بڑی نیکیوں کی توفیق ملتی ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس امر کو واضح کرتے ہوئے کہ عبادتِ الٰہیہ سے کیا مراد ہے فرماتے ہیں:۔

"عبادتِ الٰہیہ بھی انسان کو بڑی بڑی نیکیوں کی طرف لے جاتی ہے۔ یہ عبادت بھی خواہ سچی ہو یا جھوٹی دونوں صورتوں میں بدیوں سے روکنے والی ہوتی ہے۔ یہ ضروری نہیں کہ سچے مذہب کی بتائی ہوئی عبادتِ الٰہیہ ہی بدیوں سے روکنے والی ہو بلکہ درحقیقت ہر عبادتِ الٰہیہ بدی سے روکتی ہے۔ چاہے ہندو کی ہو عیسائی کی ہو، یہودی کی ہو، زرتشتی کی ہو۔ مثلاً عیسائی اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہے تو کیا کہتا ہے۔ یہی کہتا ہے کہ اے خدا میری آج کی روٹی مجھے دے۔ اے خدا تیری بادشاہت جیسی آسمان پر ہے ویسی ہی زمین پر آئے۔ یہ چیز انسان کے دل میں آخر خشیت تو پیدا کر دیتی ہے۔ ایک جابر بادشاہ جو ظالمانہ حکومت کر رہا ہوتا ہے اگر کھڑے ہو کر دن میں اللہ تعالیٰ کے حضور یہ دعا کرتا ہے کہ اے خدا میری آج کی روٹی مجھے دے تو اس کے دل میں بھی کچھ نہ کچھ انکسار پیدا ہو جاتا ہے اور وہ سمجھتا ہے کہ میں بھی کسی کا محتاج ہوں۔ اس کے بعد یہی خیال اسے نیکیوں کی طرف لے جاتا ہے۔ غرض عبادتِ الٰہیہ اپنی ذات میں بڑے بڑے گناہوں کو دور کرنے والی ہوتی ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں بھی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ۔ نماز انسان کو فحشاء اور منکر سے بچاتی ہے اسی مضمون کی طرف ان الفاظ میں اشارہ فرمایا ہے کہ اَرَءَیْتَ الَّذِیْ یُکَذِّبُ بِالدِّیْنِ مجھے بتا تو سہی کہ وہ کون ہے جو عبادتِ الٰہیہ کا منکر ہے۔ اگر ہے تو تو دیکھے گا کہ اس میں یہ یہ عیوب ہوں گے کہ وہ یتیموں پر ظلم کرے گا۔ مسکینوں کے حقوق ادا نہیں کرے گا اور مداہنت اور منافقت کا مادہ اس میں پایا جائے گا۔ وہاں فرمایا تھا نماز بدیوں اور بے حیائیوں سے روکتی ہے اور یہاں فرماتا ہے کہ جو نماز کا منکر ہے وہ بدی کا مرتکب ہو گا گویا وہی مفہوم یہاں دوسرے الفاظ میں ادا کر دیا گیا ہے۔

عبادتِ الٰہیہ کیا چیز ہے اور نیکی کی صحیح تعریف کیا ہے اس بارہ میں یورپ میں بڑی بڑی بحثیں ہوئی ہیں۔ یورپ کے فلاسفروں نے اس موضوع پر دو دو، تین تین، چار چار جلدوں میں کتابیں لکھی ہیں اور بڑی بڑی لمبی بحثیں کرنے کے بعد انہوں نے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ نیکی وہ ہے جس سے زیادہ سے زیادہ لوگوں کو فائدہ پہنچے۔ مگر ہر تعریف جو انہوں نے کی ہے اس پر کوئی نہ کوئی اعتراض پڑتا ہے۔ مثلاً یہی تعریف لے لو کہ نیکی وہ کام ہے جس سے زیادہ سے زیادہ لوگوں کو فائدہ پہنچے۔ اگر اس کو درست سمجھ لیا جائے تو کیا اگر اکثر لوگ یہ فیصلہ کر لیں کہ ہم قلیل التعداد لوگوں کو لوٹ لیں گے تو ان کا یہ فیصلہ جائز ہو گا۔ اس تعریف کے رو سے یقیناً اکثریت کی لوٹ مار جائز ہو گی مگر درحقیقت جائز نہیں۔ اسی طرح اور جس قدر تعریفیں کی جاتی ہیں سب کی سب غلط ہیں۔ صرف ایک تعریف ہے جس کے متعلق میں سمجھتا ہوں کہ وہ نیکی کی صحیح تعریف ہے اور وہی اکیلی تعریف ہے جس کے سوا کوئی تعریف نہیں اور وہ تعریف جس کا قرآن کریم سے بھی پتہ چلتا ہے یہ ہے کہ نیکی کہتے ہیں خدا تعالیٰ کی تصویر کا انعکاس اپنے اندر لے لینے کو۔ تعبّد کے معنے ہوئے خدا تعالیٰ کے عکس اور اس کی تصویر کو اپنے اندر پیدا کر لینا۔ یہی ایک صحیح ترین تعریف ہے اور اس کے سوا اور کوئی تعریف نہیں۔ جو شخص خدا تعالیٰ کو نہیں مانتا اسے ہم پہلے خدا تعالیٰ کے وجود کا قائل کریں گے۔ لیکن جب وہ قائل ہو جائیں تو اسے ماننا پڑے گا کہ اگر کامل اور بے عیب وجود خدا تعالیٰ کا ہے تو نیکی سوائے اس کے اور کچھ نہیں کہ ہم اس بے عیب اور کامل ذات کا عکس اپنے اندر پیدا کر لیں اور اس کی تصویر بن جائیں۔ جب کوئی شخص خدا تعالیٰ کی صفات کا عکس اپنے اندر لے لے گا تو وہ تمام دنیا سے حسنِ سلوک کرنے لگ جائے گا اور اس کا رحم دوست اور دشمن سب پر وسیع ہو گا کیونکہ خدا تعالیٰ کے نزدیک سب اس کے بندے ہیں۔"

(تفسیر کبیر سورۃ الماعون صفحہ ۲۹۲-۲۹۳)

مشرقی پاکستان کے سیلاب زدگان کیلئے خصوصی دعاؤں کی درخواست

محترم مولوی محمد صاحب امیر مشرقی پاکستان اپنے مکتوب محررہ ۲۵ نومبر ۱۹۷۰ء میں مطلع فرماتے ہیں کہ مشرقی پاکستان کے حالیہ طوفان سے اپنے لاکھوں ہم وطن بھائیوں کے ساتھ جزیرۂ سینڈویپ۔ کوکوا اور سندربن کے احمدی احباب بھی بہت زیادہ متاثر ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان پر بھی اپنا فضل فرمائے اور انہیں اپنی حفظ و امان میں رکھے۔

احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ اِن ایّام میں درد و الحاح سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ مشرقی پاکستان کے جملہ سیلاب زدگان کا حافظ و ناصر ہو ان کی تکالیف دور فرمائے اور ان کی خاطر خواہ بحالی کے سامان بہم پہنچائے۔ آمین یا ارحم الراحمین

(انیس الرحمان بنگالی شاہد۔ مربّی سلسلہ احمدیہ)

احباب جماعت چندہ وقفِ جدید کی طرف فوری توجہ فرمائیں

وقفِ جدید کا سالِ رواں ۳۱/۱۲ کو ختم ہو رہا ہے صرف ایک ماہ باقی ہے اِس لئے امراء و صدر صاحبان جماعت اور دیگر متعلقہ عہدیداران کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اِس امر کا جائزہ لیں کہ آیا ان کے اطفال۔ ناصرات اور چھوٹے بچّوں کے چندہ وقفِ جدید کی ادائیگی ہو چکی ہے یا نہیں۔ عدم ادائیگی کی صورت میں چندہ ہذا کی وصولی کے لئے فوری طور پر مؤثر رنگ میں جدّ و جہد فرما کر ممنون فرماویں اور عند اللہ ماجور ہوں۔

(ناظم مال وقفِ جدید)

ضروری اعلان

مکرم مولوی عبد الشکور صاحب ۳/۱۲ بروز جمعرات بذریعہ چناب ایکسپریس اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے ممالکِ بیرون روانہ ہو رہے ہیں۔ احباب اُس روز ۹ بجے کر ۲۶ منٹ پر سٹیشن پر پہنچ کر مکرم مولوی صاحب کو اپنی دعاؤں کے ساتھ رخصت کریں۔ (وکالتِ تبشیر)

اعلانِ تعطیل

عید الفطر کی تقریب سعید کے سلسلہ میں یکم شوال اور اس سے اگلے روز دفتر الفضل میں تعطیل رہے گی اور دونوں روز پرچہ شائع نہیں ہو گا۔ قارئین کرام اور ایجنٹ صاحبان مطلع رہیں۔

(منیجر الفضل ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴